بسم اللہ الرحمن الرحیم

وضو میں فوراً موزوں پر مسح کرنا بھول گیا اور بعد میں کیا تو کیا حکم ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے فجر کے وقت وضو کیا اور اس دوران باقی تمام اعضاء تو دھولیے، لیکن موزوں پر مسح کرنا بھول گیا۔ وضو سے فارغ ہو کر جب کچھ دیر گزر گئی، تو اسے یاد آیا کہ موزوں پر مسح کرنا تو رہ گیا ہے۔ اس نے اسی وقت دوبارہ وضو کیے بغیر صرف موزوں پر مسح کرلیا۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا اتنی دیر کے وقفے کے بعد موزوں پر مسح کر لینا شرعاً درست تھا اور کیا اس کا وضو مکمل ہو گیا یا اسے دوبارہ نئے سرے سے پورا وضو کرنا ضروری تھا؟

جواب

اگر کوئی شخص وضو کرے اور موزوں پر مسح بھول جائے، پھر کچھ دیر بعد اُسے یاد آئے کہ مسح نہیں کیا تھا، تو اُسے حکم ہے کہ اب مسح کر لے، دوبارہ سے مکمل وضو کرنے کی حاجت نہیں مگر یہ ضروری ہے کہ وضو اور موزوں پر مسح کے درمیانی وقت میں کوئی حدث لاحق نہ ہوا ہو، ورنہ مکمل وضو کرنا ہی ضروری ہوگا۔

کچھ وقت گزرنے کے باوجود محض مسح کرلینے اور مکمل وضو نہ دہرانے کی وجہ یہ ہے کہ افعالِ وضو میں "موالات" یعنی پے در پے اعضاء دھونا سنتِ مؤکدہ ہے اور بلا عذر موالات چھوڑنا مکروہ و ممنوع ہے، ہاں اگر عذر ہو، مثلاً برتن میں پانی ختم ہو گیا یا برتن اُلٹا اور پانی گر گیا یا وضو کرنے والا کوئی عضو دھونا بھول گیا اور کچھ وقت گزر گیا، تو اِس نوعیت کے اعذار کے سبب موالات کی سنت چھوٹ گئی، تو حکم کراہت نہیں ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعالٰی عَنْہُما نے وضو کیا اور موزوں پر مسح نہیں کیا، پھر جب مسجد گئے تو موزوں پر مسح کیا، چنانچہ "مؤطا امام مالک بروایۃ محمد بن الحسن الشیبانی" میں ہے: أن ابن عمر۔۔۔توضأ فغسل وجهه ويديه، ومسح برأسه، ثم دعي لجنازة حين دخل المسجد ليصلي عليه، فمسح على خفيه ثم صلى۔ ترجمہ: ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعالٰی عَنْہُما نے وضو کیا تو اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا، پھر جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو انہیں نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا، تو انہوں نے اپنے موزوں پر مسح کیا اور پھر نماز پڑھائی۔ (مؤطا امام مالک بروایۃ محمد بن الحسن الشیبانی، باب المسح علی الخفین، صفحہ 44، مطبوعۃ المکتبۃ العلمیۃ)

موالات یعنی پے در پے کا معیار کیا ہے، نیز اِس کی سنیت کے متعلق "فتاوٰی عالمگیری" میں ہے: (ومنها الموالاة) وهي التتابع وَحَدُّهُ أن لا يجف الماء على العضو قبل أن يغسل ما بعده في زمان معتدل ولا اعتبار بشدة الحر والرياح ولا شدة البرد ويعتبر أيضا استواء حالة المتوضئ كذا في الجوهرة النيرة۔ ترجمہ: وضو کی سنتوں میں سے "موالات" بھی ہے، جس کا مطلب ہے پے در

پے وضو کے افعال ادا کرنا۔ اس کی حد یہ ہے کہ معتدل موسم میں پہلا عضو خشک ہونے سے پہلے اُس کے بعد والا عضو دھو لیا جائے۔ اس خشک ہونے کی مدت کا اندازہ کرنے میں نہ تو سخت گرمی اور تیز ہوا کا اعتبار کیا جائے گا اور نہ ہی شدید سردی کا، بلکہ معتدل موسم کا لحاظ ہو گا۔ یونہی وضو کرنے والے کی اپنی جسمانی حالت کے معتدل ہونے کا بھی اعتبار کیا جائے گا۔ جیسا کہ "الجوہرۃ النیرۃ" میں ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد 01، صفحہ 08، مطبوعہ کوئٹہ)

"موالات" سنتِ مؤکدہ ہے، چنانچہ "فتح باب العنایۃ بشرح النقایۃ" میں ہے: أن بعض سنن الوضوء مما لم يثبت أنه عليه الصلاة و السلام تركه أصلا كالترتيب، والولاء، والتيامن، وكذا النية۔ ترجمہ: وضو کی بعض سنتیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں یہ اصلاً ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کبھی چھوڑا ہو، جیسے ترتیب، موالات (اعضاء کو پے در پے دھونا)، دائیں طرف سے شروع کرنا اور اسی طرح نیت۔ (فتح باب العنایۃ بشرح النقایۃ، جلد 1، صفحہ 46، مطبوعہ دار ارقم)

بلا عذر "ولاء" ترک کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر عذر ہو، تو مکروہ نہیں، چنانچہ علامہ زَبِیدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (وِصال: 800ھ/1397ء) لکھتے ہیں: إنما يكره التفريق في الوضوء إذا كان لغير عذر أما إذا كان لعذر؛ فرغ ماء الوضوء أو انقلب الإناء فذهب لطلب الماء أو ما أشبه ذلك فلا بأس بالتفريق على الصحيح۔ ترجمہ: وضو کے افعال میں فاصلہ کرنا صرف اُس صورت میں مکروہ ہے، جب یہ کسی عذر کے بغیر ہو، البتہ جب اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو، مثلاً وضو کا پانی ختم ہو جائے یا برتن الٹ جائے اور وہ پانی لینے چلا جائے یا اس جیسی کوئی اور صورت پیش آ جائے، تو صحیح قول کے مطابق اعضاء دھوتے ہوئے فاصلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ، جلد 01، صفحہ 07، مطبوعہ المطبعۃ الخیریۃ)

کسی عضو کا دھونا بھول جانا بھی ولاء ترک ہونے کا عذر ہے، لہذا یہاں حکمِ کراہت بھی نہیں ہو گا، چنانچہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (وِصال: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: پے در پے دھونا بھی سنت ہے۔ درمختار بیان سنن وضوء میں ہے: الترتيب والولاء بكسر الواو غسل المتاخر او مسحه قبل جفاف الأول بلا عذر حتى لوفني ماءها فمضى بطلبه لا باس به و مثله الغسل والتيمم۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ولاء کی سنیت اس وقت ہے جب عذر نہ ہو اور اگر کسی عذر سے پے در پے نہ کیا تو خلاف سنت نہیں۔ **اور ظاہر ہے کہ بھولنا بھی عذر ہے۔** (فتاوی امجدیہ، جلد 01، صفحہ 05، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9721

تاریخ اجراء: 20 رجب المرجب 1447ھ/10 جنوری 2026ء